اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (القرآن)

جشنِ عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا مرحبا

از قلم: صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

حق اللہ ھو
المدد یا حق اللہ ھو
وھو علی کل شیء قدیر
نعرۂ تکبیر اللہ اکبر
فبای آلاء ربکما تکذبن
المدد یا حق اللہ ھو
سچ اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل اعوذ برب الفلق ۝ من شر ما خلق ۝ ومن شر غاسق اذا وقب ۝ ومن شر النفثت فی العقد ۝ ومن شر حاسد اذا حسد ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطینک الکوثر ۝ فصل لربک وانحر ۝ ان شانئک هو الابتر ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل ۝ الم یجعل کیدهم فی تضلیل ۝ وارسل علیهم طیرا ابابیل ۝ ترمیهم بحجارة من سجیل ۝ فجعلهم کعصف ماکول ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل اعوذ برب الناس ۝ ملک الناس ۝ اله الناس ۝ من شر الوسواس الخناس ۝ الذی یوسوس فی صدور الناس ۝ من الجنة والناس ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل هو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن له کفوا احد ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قل یایها الکفرون ۝ لا اعبد ما تعبدون ۝ ولا انتم عبدون ما اعبد ۝ ولا انا عابد ما عبدتم ۝ ولا انتم عبدون ما اعبد ۝ لکم دینکم ولی دین ۝
اللہ ھو
نور السموات والارض
الباقی
الحی
مالک الملک
الجبار
القدوس
الحق
القابض
الخالق
المتکبر
القادر
القیوم
ذوالجلال والاکرام
القہار
الجلیل
العظیم
الصمد
الفتاح
الکبیر
حق ولی
منجانب
حق ولی دربار لاہور
حق الجبار حق سچ الجبار سچ
حق القہار حق سچ القہار سچ
حق خواجہ سچ خواجہ
غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار
حق خواجہ سچ خواجہ

حق
اللہ جل جلالہ

القہار

الجبار

اللہ جل جلالہ

الجبار

القہار

حق
اللہ جل جلالہ

المدد جل جلالہ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارسول اللہ

تمام کائنات سے ہر طرح کے کفر و باطل، فتنوں، برائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ

المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

سچ خواجہ

کتاب :- جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ازقلم :- صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول تابارپنجم :- دسمبر 2014ء تا نومبر 2017ء

تعداد :- 55000 پچپن ہزار

بارششم :- اکتوبر 2018ء تعداد :- 10000 دس ہزار

بارہفتم :- نومبر 2018ء تعداد :- 5000 پانچ ہزار

بارہشتم :- اکتوبر 2019ء تعداد :- 15000 پندرہ ہزار

بارنہم :- اکتوبر 2020ء تعداد :- 5000 پانچ ہزار

باردہم :- ستمبر 2021ء تعداد :- 10000 دس ہزار

بارگیارہ :- اکتوبر 2021ء تعداد :- 10000 دس ہزار

ہدیہ :- 25 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
آیاتِ مبارکہ	6
احادیثِ مبارکہ	13
جشنِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	22
ائمہ اور محدثین کے اقوال	42
ولادتِ باسعادت پر رونما ہونے والے واقعات	47
ولادتِ باسعادت کے متعلق احادیثِ مبارکہ	50

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(1) میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ (2) رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ (3) رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (احمد، ترمذی، حاکم)۔ (4) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو (ابن ماجہ)۔ (5) بے شک میری بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفا ہوں گے (متفق علیہ)۔ (6) میں محمد نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (احمد)۔ (7) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے (تبیان القرآن)۔ (8) مجھ سے نبی ختم کر دیئے گئے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

ضروری نوٹ

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر خوشی کے اظہار میں اپنے گھروں اور محلوں میں لائیٹنگ کا اہتمام بھی کر سکتے ہیں لیکن اس میں خاص طور پر خیال رکھیں کہ اس کا کنکشن آپ کے یا لوگوں کے گھر سے یعنی میٹر سے ہو جس کا بل آتا ہو اور اگر آپ براہ راست بجلی کی تاروں سے لائیٹنگ کرتے ہیں یعنی بجلی چوری کرتے ہیں تو اس سے بہتر ہے آپ لائیٹنگ نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا نیکی کی بجائے گناہ کا باعث ہوگا۔

اس کے علاوہ اس موقع پر مختلف چیزوں سے سجاوٹ وغیرہ کا بھی اہتمام کر سکتے ہیں اور جھنڈے اور جھنڈیاں بھی لگا سکتے ہیں لیکن اس میں بھی یہ بات یاد رکھیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرنے کے بعد اس سجاوٹ کے تمام تر سامان کو اتار کر سنبھالنے والا سامان کو سنبھال کر رکھیں تاکہ اگلے سال پھر کام آسکے اور نہ سنبھالنے والا سامان اکٹھا کر کے دریا یا پانی وغیرہ میں بہادیں یا جلا کر خاک مٹی میں دفن کر دیں یا پانی میں بہادیں۔ اکثر ایسی جھنڈیاں بھی جن پر خانہ کعبہ، مسجد نبوی یا نعلین پاک یا کوئی تحریر لکھی ہوتی ہے ان کو اتار کر نہیں سنبھالا جاتا یا پھر بہایا یا جلایا نہیں جاتا جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ بوسیدہ ہو کر زمین پر گرتی ہیں اور بے ادبی کا باعث بنتی ہیں لہٰذا سجاوٹ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ بعد میں ان کو سنبھالنے کا اہتمام بھی جوش و خروش سے ہونا چاہیے تاکہ بے ادبی سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے علاوہ ان موقعوں پر فضول اور غیر شرعی امور سے اجتناب اور پرہیز کرنا چاہیے اور جو پہاڑیاں وغیرہ بنانے کا رواج ہے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

فتنۂ قادیانیت

فتنۂ قادیانیت مسلمانوں میں یہود و نصاریٰ کی جانب سے پیدا کیے گئے فتنوں میں سے ایک عظیم ترین فتنہ ہے کہ مرزا قادیانی نامی شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے اور یوں اس نے نبوت کا دعویٰ کر کے خود کو ان تیس جھوٹے اور لعنتی افراد میں شامل کر لیا جس کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

عنقریب میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم (دعویٰ) ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔

لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ پاک کے مطابق وہ بدترین کافر ٹھہرا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ماننے والے اور ان کو درست سمجھنے والے بھی کافر ہوئے۔ ان کو ماننے والے قادیانی، احمدی اور مرزائی کہلاتے ہیں اور وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے کہ ہم بھی وہی کلمہ اور نماز پڑھتے ہیں مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانیت میں داخل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ قادیانی جو کلمہ پڑھتے ہیں اس میں محمد سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ پوری دنیا میں جو بھی شخص چاہے وہ مرزا قادیانی کو جانتا ہے یا نہیں جانتا اسے نبی نہیں مانتا تو وہ کافر ہے بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے کافروں سے بھی بدترین کافر ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس سب کو اس فتنے سے محفوظ فرمائے اور قادیانیت میں داخل ہونے والوں کو دوبارہ اسلام کی دولت عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

1 اور ہم نے (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (سورۃ الانبیآء۔ آیت 107)۔ 2 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تمہارا ذکر تمہاری خاطر بلند کر دیا (سورۃ الم نشرح۔ آیت 1 تا 4)۔

3 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔ بے شک آپ کے دشمن ہی بے نام و نشان ہوں گے (سورۃ الکوثر)۔ 4 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبۃ۔ آیت 128)۔ 5 بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ آل عمرٰن۔ آیت 164)۔ 6 اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ (اے عام لوگو!) تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ منتخب فرما لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (سورۃ آل عمرٰن۔ آیت 179)۔

www.HaqWaliSarkar.com

7 اور نہ کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تو وہ بے شک کھلی گمراہی میں ہے (سورۃ الاحزاب - آیت 36)۔ 8 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جس وقت تم نے (مٹھی بھر کنکریاں دشمن پر) پھینکیں تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکیں تھیں بلکہ وہ تو اللہ (ہی) نے پھینکیں تھیں (سورۃ الانفال - آیت 17)۔ 9 یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کا (دین و دنیا کے تمام معاملات میں) ان کی جان سے زیادہ مالک (و متصرف اور ان پر رحمت اور لطف و کرم فرمانے والا) ہے (سورۃ الاحزاب - آیت 6)۔ 10 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بیشک تمہاری خُو بُو (خلق) بڑی شان کی ہے (سورۃ القلم - آیت 4)۔ 11 اور اس سے پہلے وہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا تو اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (سورۃ البقرۃ - آیت 89)۔ 12 اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور پھر جو کچھ تم حکم فرما دو تو وہ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں (سورۃ النسآء - آیت 64،65)۔ 13 اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف آؤ تو تم دیکھو

www.HaqWaliSarkar.com

گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں (سورۃ النسآء۔ آیت 61) ۔ 14
(اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم تمہارے رُخِ (انور) کا آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور ضرور تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ پس اپنا رُخِ (انور) ابھی (سے) مسجد الحرام کی طرف پھیرلو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی طرف (یعنی مسجد الحرام کی طرف) پھیرلو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 144) ۔ 15 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یاد کرو وہ وقت) جب اللہ نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس (سب سے عظمت والا) وہ رسول کہ تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لے آنا اور ضرور ضرور اس کی مدد (حمایت) کرنا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب (انبیاء) نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا (اللہ سبحانہ تقدس نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے (اور آنے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان نہ لائے) تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 81،82) ۔ 16 اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت میں سب سے کامل، مضبوط اور) واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (یعنی قرآنِ مجید بھی) اتارا (سورۃ النسآء۔ آیت 174) ۔ 17 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آیا اور روشن کتاب (یعنی قرآنِ مجید) آئی (سورۃ المآئدۃ۔ آیت 15) ۔ 18 اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انہیں عذاب بھیجے

www.HaqWaliSarkar.com

جب تک (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم ان میں تشریف فرما ہو (سورۃ الانفال۔ آیت 33)۔ 19 اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں دیا اور (یہ) کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور اب عنقریب اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مہربانی سے مزید) عطا فرمائیں گے (سورۃ التوبۃ۔ آیت 59)۔ 20 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہاری جان (عمر مبارک) کی قسم، بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں (سورۃ الحجر۔ آیت 72)۔ 21 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) عنقریب تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (سورۃ بنی اسرآئیل۔ آیت 79)۔ 22 اور جس دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی انبیاء جو اپنی امتوں پر گواہی دیں گے) انہی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہیں ان سب (انبیاء اور امتوں) پر گواہ بنا کر لائیں گے (سورۃ النحل۔ آیت 89)۔ 23 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور (ایمان والوں کو جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ اللہ کے حکم سے اسکی (اطاعت کی) طرف بلانے والا اور (آپ) چمکا دینے والا (روشن) آفتاب (ہیں) (سورۃ الاحزاب۔ آیت 45، 46)۔ 24 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تمہیں سارے عالمِ انسانیت کے لئے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنا کر بھیجا (ایمان والوں کو اس کے فضل کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو اس کے عدل کا) ڈر سنانے والا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (سورۃ سبا۔ آیت 28)۔ 25 مجھے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس فرمان کی قسم کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، تو ان سے درگزر فرما (سورۃ

www.HaqWaliSarkar.com

الزخرف ۔آیت 88)۔ 26 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) بلا شبہ جو لوگ تمہاری (تمہارے ہاتھ پر) بیعت کرتے ہیں وہ (حقیقت میں) اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے (سورۃ الفتح ۔آیت 10)۔ 27 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) بے شک تم تو (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (یعنی ہماری نگہداشت میں رہتے) ہو (سورۃ الطور ۔آیت 48)۔ 28 بے شک یہ (قرآن) ایک کرم والے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے باتیں ہیں (سورۃ الحاقۃ ۔آیت 40)۔ 29 مجھے اس شہر کی قسم کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی قسم اور اس کی اولاد (کی قسم کہ جس) میں تم ہو (سورۃ البلد ۔آیت 1 تا 3)۔ 30 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) بے شک ہر آنے والی (ساعت) تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہوگی اور قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (سورۃ الضحیٰ ۔آیت 4،5)۔ 31 اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۃ التکویر ۔ آیت 24)۔ 32 اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کرو اور آپس میں مخالفت نہ کرو، ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کرو کہ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ الانفال ۔آیت 46)۔ 33 آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا (سورۃ المآئدۃ ۔آیت 3)۔ 34 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوں (سورۃ الاعراف ۔آیت 158)۔ 35 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے

رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور (سب) نبیوں پر مہر آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ الاحزاب۔آیت 40)۔ 36 رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو (سورۃ النور۔آیت 63)۔

37 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہوجائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔آیت 1 تا 3)۔ 38 بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاظر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو (سورۃ الفتح۔آیت 8،9)۔ 39 میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو (سورۃ المآئدۃ۔آیت 12)۔

40 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (سورۃ الاحزاب۔آیت 56)۔ 41 جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (سورۃ الحشر۔آیت 7)۔ 42 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش

www.HaqWaliSarkar.com

دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم فرما دو کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کرو اور پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 31، 32)۔ 43 بے شک رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی حیات (وسنت) مبارکہ (میں) تمہارے لئے بہترین نمونہ (عمل موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو (سورۃ الاحزاب۔ آیت 21)۔ 44 جو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی (سورۃ النسآء۔ آیت 80)۔ 45 اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 132)۔

46 اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بھٹکے نہ غلط راستے پر چلے اور وہ (تو) کوئی بات (اللہ کے حکم کے بغیر) اپنی خواہش سے نہیں کرتے، ان کا فرمان تو خالص وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ انہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) (بلاواسطہ) سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور (اللہ) نے۔ پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ پھر وحی فرمائی اپنے بندے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو مرتبہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس کہ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (سورۃ النجم۔ آیت 1 تا 18)۔

احادیثِ مبارکہ

1 میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔ 2 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔ 3 مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم)۔ 4 میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ 5 اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں (مشکوٰۃ)۔ 6 میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ 7 قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخریہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا (ترمذی)۔ 8 بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔ 9 تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)۔ 10 میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ

www.HaqWaliSarkar.com

آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ 11 تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ 12 بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔ 13 میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا (متفق علیہ)۔ 14 زمین و آسمان کے درمیان کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں البتہ انسان اور جنات کفر کرتے ہیں (بیہقی، طبرانی)۔ 15 میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں پہلا ہوں گا جس کی قبر کھلے گی اور میں پہلا شفاعت فرمانے والا ہوں گا اور پہلا شفاعت قبول کیا ہوا ہوں (مسلم)۔ 16 میں قیامت کے دن تمام نبیوں سے زیادہ تابعین والا (امت والا) ہوں گا اور میں پہلا ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مسلم)۔ 17 میں قیامت کے دن جنت کے دروازے میں آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو جنت کا خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا ''محمد'' ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں (مسلم)۔ 18 جنت کے بارے میں ہم پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ نبیوں میں بعض نبی وہ ہیں جن کی کسی نے بھی ان کی امت سے تصدیق نہ کی سوائے ایک کے (مسلم)۔

19 میں جامع باتوں کے ساتھ بھیجا گیا اور ہیبت سے میری مدد کی گئی، جبکہ میں سو رہا تھا تو

میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں جو میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔ 20 مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا (لباس) پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہ ہوگا (ترمذی)۔ 21 سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو۔ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں تم کو اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (ابوداؤد)۔ 22 اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھو اس وجہ سے بھی کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو مجھ سے محبت ہے (ترمذی)۔ 23 اللہ سبحانہ تقدس سے وسیلہ کا سوال کیا کرو، عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں (ترمذی)۔ 24 میرے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہا کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ہوگا (جامع البیان)۔ 25 جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوگئی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے رب! میں آپ سے بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخش دیں، اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! جب آپ نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو

عرش کے پایوں پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو گا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے سچ کہا کہ وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور چونکہ تم نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا نہ کرتا تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا (حاکم)۔

26 عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کب سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (احمد، بخاری)۔ 27 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابتدائے کائنات سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیے۔ ان تفصیلات کو جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (بخاری)۔ 28 تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جن (شیطان) اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی مقرر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر بھی لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے اس پر مدد دی جس سے وہ (ساتھی جن) مسلمان ہو گیا ہے اور اب وہ صرف مجھے بھلائی ہی کا مشورہ دیتا ہے (مسلم)۔ 29 میں نے دوبار عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے محفوظ کر لیا جس دن ساری مخلوق یہاں تک کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) بھی میری طرف راغب ہوں

www.HaqWaliSarkar.com

گے (مسلم)۔ 30 مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ مجھے جامع الفاظ دیئے گئے، ہیبت سے میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی، میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ سے نبی ختم کردیئے گئے (مسلم)۔ 31 میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔ 32 میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ 33 رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ 34 ہم (بعثت کے اعتبار سے) آخری (نبی) ہیں اور ہم قیامت کے دن اول ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔ 35 میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (متفق علیہ)۔ 36 بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے (متفق علیہ)۔ 37 رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (احمد، ترمذی، حاکم)۔ 38 بے شک میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خاتم

www.HaqWaliSarkar.com

النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔ 39 جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (متفق علیہ)۔ 40 جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید (گواہ) ہوں گا (بیہقی)۔ 41 جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (متفق علیہ)۔ 42 جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس بار درود (رحمت) نازل فرمائے گا (مسلم)۔ 43 قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا (ترمذی)۔ 44 جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے (نسائی)۔ 45 جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کے (ظاہری) انتقال کے بعد بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں انتقال کے بعد بھی کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر یہ بات حرام فرما دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ سبحانہ تقدس کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد، حاکم)۔ 46 اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)۔ 47 میرے اوپر روشن رات اور روشن دن یعنی جمعہ کی رات اور دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لیے دعا و استغفار کرتا ہوں (بیہقی)۔ 48 جو لوگ کچھ دیر کسی

www.HaqWaliSarkar.com

جگہ بیٹھیں اور اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے بغیر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھے بغیر وہاں سے متفرق (الگ) ہو گئے تو انہوں نے نقصان کیا۔ اگر اللہ سبحانہ تقدس چاہے تو (انہیں) عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے (حاکم)۔ 49 جب کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی حمد اور اس کی ثناء کرے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے (ترمذی، نسائی، ابوداؤد، احمد)۔ 50 جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ سبحانہ تقدس مجھ پر میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد، بیہقی)۔ 51 مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہو گی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کے لیے ہو گی نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کے لیے ہو گی (ابن ماجہ)۔ 52 میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ 53 سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہو گی (مسلم)۔ 54 روزِ حشر انبیاء کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اس خوف سے کھڑا ہوں گا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت رہ جائے۔ میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میری امت میری امت۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! کیا چاہتے ہو جو میں تمہاری امت کے ساتھ کروں۔ میں عرض کروں گا کہ ان کو حساب سے جلدی فارغ فرما دے حتیٰ کہ جن لوگوں کو

جہنم کی طرف بھیجا جا رہا ہے میں ان کو جنت کا پروانہ دے دوں۔ پھر جہنم کا داروغہ مالک کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! تم نے اپنی امت پر اپنے رب کے غضب کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا (خصائص الکبریٰ)۔ (55) جو میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)۔ (56) جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ (57) جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا (ابوداؤد، احمد)۔ (58) جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں لہٰذا یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو (ترمذی)۔ (59) وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت اختیار کرے تو تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت نہ کرو (معجم الاوسط)۔ (60) جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں (متفق علیہ)۔ (61) آگاہ رہو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی اور خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف قرآن کو تھام لو اور اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تقدس کا حرام فرمایا ہوا ہو (ابوداؤد)۔ (62) میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کٹ (مسند) پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا جائے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم نے تو وہی کیا ہے یا کریں گے جو ہم نے اللہ سبحانہ تقدس کی کتاب میں دیکھا ہے (احمد، ابن

www.HaqWaliSarkar.com

ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)۔ 63 جب مجھے معراج کی شب آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا ہوا دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ 64 میں نے اپنے رب کو دیکھا (احمد)۔ 65 حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نور دیکھا ہے جس جگہ بھی اسے دیکھا ہے (مسلم)۔ 66 حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے رب کو اپنی چشمِ ظاہر سے دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی نظر اپنے رب کی طرف ڈالی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی نظر سے اپنے رب کو دیکھا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے کلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے، خلعت (دوستی) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے اور (اپنے) دیدار کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے مخصوص فرمایا (طبرانی)۔ 67 یا الٰہی! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو تُو اسے خوف میں مبتلا کر اور پھر ارشاد فرمایا کہ اس پر اللہ سبحانہ تقدس اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل (طبرانی)۔ 68 میرا جو بھی امتی مدینہ کی سختیوں اور تکالیف پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا (مسلم)۔ 69 جو مدینہ میں مر سکے وہ وہاں ہی مرے کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا (احمد، ترمذی)۔ 70 یا الٰہی! جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں دے (متفق علیہ)۔ 71 اے اللہ! تو نے مجھے محبوب ترین زمین (مکہ مکرمہ) سے نکالا ہے، اب تو مجھے ایسی سرزمین پر ٹھہرا جو تیرے نزدیک بہت ہی پیاری ہے (حاکم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

جشنِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

اگر تم شکر کروگے تو میں

تمہیں ضرور اور زیادہ دوں گا البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراھیم - آیت 7)۔

اور ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس کا شکر کرو اور جو شکر کرے وہ

اپنے بھلے کو ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ سبحانہ تقدس بے نیاز ہے اور (خود ہی) حمد کے لائق ہے (سورۃ لقمٰن - آیت 12)۔

اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد شکرو احسان کہ اس نے ہمیں اَن گنت نعمتوں اور رحمتوں اور محبتوں سے نوازا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے ہمیں دینِ اسلام اور ایمان کی سب سے عظیم ترین نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس عظیم نعمت کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کا ہم پر بلکہ پوری کائنات پر سب سے بڑا احسان اور انعام اور نعمت یہ ہے کہ اس نے اپنے محبوب، سرورِ کائنات، دوجہاں کے سردار، وجہِ کائنات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا اور پھر ہمیں ان کا امتی بھی بنایا۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے سب سے اہم اور خوشی کا دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا دن ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا دینِ اسلام اور ایمان کی دولت کے بعد سب سے بڑا انعام ہے، اس لیے ہر مسلمان

پر یہ واجب ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت اپنے دل میں پیدا کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد شریف کی خوشی منائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور کئی حضرات انبیاء کرام نے بھی اللہ سبحانہ تقدس سے دعا کی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! ہمیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی بنادے کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا بہت ہی اونچی اور عظیم ترین سعادت ہے۔ میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

امتی ہونا ہی بہت اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہی بات سمجھ لی تو وہ خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی وہ بدقسمت ہے۔

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ہر مسلمان بالکل واضح طور پر یہ جانتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بعد پوری کائنات میں سب سے کامل، افضل اور اعلیٰ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت واتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کے بغیر ایمان نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام حضرات انبیاء کرام کے امام، اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب اور وجہِ کائنات ہیں کہ حدیثِ قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پیدا نہ کرتا تو کسی کو پیدا نہ کرتا۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

خیال رکھو کہ میں اللہ

سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا (ترمذی، دارمی)۔

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ہم (بعثت کے اعتبار سے) آخری (نبی) ہیں اور ہم

www.HaqWaliSarkar.com

قیامت کے دن اول ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم (علیہ السلام) اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسی (علیہ السلام) اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔

اور ایک اور جگہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ

تقدس سے محبت رکھو اس وجہ سے بھی کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو مجھ سے محبت ہے (ترمذی)۔

پس تمام کائنات میں اول سے آخر تک بغیر کسی وسیلے کے اللہ سبحانہ تقدس کا کوئی محبوب ہے تو وہ صرف اور صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے یعنی اللہ سبحانہ تقدس صرف اور صرف اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت فرماتا ہے اور اس کے بعد صرف اسی سے محبت فرماتا ہے جس کے دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت اور تعظیم و توقیر ہو اور اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار اس طریقے سے بھی فرمایا کہ کائنات میں اول سے آخر جس کو بھی ایمان کی دولت، ہدایت کا نور اور اپنی رحمت اور محبت عطا فرمائی وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے یا پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں عطا فرمائی۔ اس بات کا اظہار خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے قاسم بنا کر بھیجا

www.HaqWaliSarkar.com

گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم)۔

اور مزید ایک حدیثِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو

کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔

اب غور کیجئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں کیا تقسیم فرماتے ہیں؟ اللہ سبحانہ تقدس اپنی رحمتیں اور برکتیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے ہمیں عطا فرماتا ہے اور ان کو ہمیں تقسیم فرمانے والے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور ایمان اور قرآن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے ہمیں عطا ہوا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قاسمِ رحمت و برکت ہیں اور اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ روزِ حشر بھی اللہ سبحانہ تقدس صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھنے والوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے اور شفاعت سے ہی تمام مخلوق پر رحمت فرمائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک مجھے زمین کے

خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں (بخاری)۔

اور روزِ آخرت کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اس (قیامت کے) دن عزت اور

کنجیاں ہمارے ہاتھ میں ہوں گی (ترمذی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخریہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم (علیہ السلام) ہوں یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا (ترمذی)۔

اور اس حشر کے دن جب ہر طرف ساری مخلوق گرمی اور تکلیف میں مبتلا ہوگی تو اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہی لوگوں کو آرام پہنچائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کردہ حوضِ کوثر کے ذریعے ہی ان کی پیاس بجھائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرا حوضِ (کوثر) ایک مہینے کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کُوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو بھی اس (حوضِ کوثر) میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔

لہٰذا اس حشر کے دن بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں پر ہی اللہ سبحانہ تقدس کا فضل و کرم ہوگا اور اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس ایمان والے کی شفاعت فرمائیں گے اللہ سبحانہ تقدس اس کو قبول فرمائے گا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کردیا جائے۔ میں نے اس میں سے

شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کیلئے ہوگی، نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کیلئے ہوگی (ابن ماجہ)۔

اور ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میری شفاعت میری

امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے (ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ مبارک صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتیوں پر ضروری اور واجب ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت اور نورِ مبارک تخلیقِ کائنات کی ابتدا سے ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہا کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیسے بلند کیا؟ (کہ قرآنِ مجید میں سورۃ الم نشرح میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاطر بلند کر دیا) میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس بہتر جانتا ہے تو اس پر حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب بھی میرا ذکر (ہوا ہے یا) ہوگا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی ذکر (ہوا ہے اور) ہوگا (جامع البیان)۔

یعنی ازل سے ابد تک جب بھی اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر ہوا ہے یا ہوگا تو اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی لازمی ہوا ہے اور ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے عرش، آسمانوں اور جنت میں ہر جگہ اپنے نام مبارک کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

www.HaqWaliSarkar.com

نام مبارک بھی لازمی تحریر فرمایا اور کسی بھی دور میں، کسی بھی مقام یا جگہ میں، دنیا اور آخرت میں، قبر میں، حشر میں، جنت میں اور ہر صاحبِ ایمان کے قلب و زبان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر مبارک کو اپنے ذکر مبارک سے جدا نہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو اپنی محبت سے جدا نہ فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس نے کون سی چیز پیدا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر (رضی اللہ عنہ)! اللہ سبحانہ تقدس نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ سبحانہ تقدس کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھی اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ سبحانہ تقدس نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پھر اس نور یعنی نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار حصے کیے۔ ایک حصے سے قلم پیدا کیا، دوسرے حصے سے لوح اور تیسرے سے عرش اور پھر چوتھے کے چار حصے کیے۔ ایک سے حاملانِ عرش کو پیدا کیا، دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصے کیے اور ایک سے آسمان بنائے، دوسرے سے کائنات اور تیسرے سے جنت اور دوزخ (مصنف عبد الرزاق)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ جبرائیل امین سے دریافت فرمایا کہ اے جبرائیل! تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرائیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! عمر کا تو مجھے صحیح اندازہ نہیں لیکن اتنا یاد ہے کہ (ساری کائنات

www.HaqWaliSarkar.com

کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حجاباتِ عظمت میں سے) چوتھے پردۂ عظمت میں ایک (نورانی) ستارہ چمکا کرتا تھا اور وہ ستارہ ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے اپنی زندگی میں وہ نورانی ستارہ بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمانے لگے کہ اے جبرائیل! مجھے اپنے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم! وہ (چمکنے والا ستارہ) میں ہی ہوں (تبیان القرآن، سیرت حلبیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!

آپ کے لیے نبوت کب واجب اور ثابت کردی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی ان کی تخلیق بھی عمل میں نہیں آئی تھی (حاکم، ترمذی)۔

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کب سے نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کا قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر ''محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء'' لکھا اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت حوا (رضی اللہ عنہا) کو ٹھہرایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر، اس کے درختوں کے پتوں پر اور اہلِ جنت کے خیموں پر لکھا حالانکہ ابھی آدم (علیہ السلام) کی روح اور جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا۔ پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تب انہوں نے عرشِ معظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو

میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا، اس وقت اللہ سبحانہ تقدس نے انہیں بتایا کہ یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔ جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی (الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

انہی سے مروی ہے کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ کو نام کے ساتھ ابو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کنیت سے بلایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا الٰہی! میری یہ کنیت کیسے ہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اپنا سر اٹھاؤ۔ آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ یا الٰہی! یہ نور کس کا ہے؟ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا نور ہے اور یہ تیری اولاد میں سے ہوں گے، ان کا نام آسمانوں میں احمد ہے اور زمین پر محمد ہے اور اگر میں انہیں پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان کو پیدا کرتا (المواہب اللدنیہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب آدم علیہ السلام سے بھول

ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے اللہ! میں آپ سے بواسطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دیجئے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے ان کو (دنیا میں) پیدا ابھی نہیں کیا؟ (حضرت آدم علیہ السلام نے) عرض کیا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا دیکھا۔ سو میں نے جان لیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہے جو آپ کے نزدیک

www.HaqWaliSarkar.com

تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ واقعی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا (حاکم، الوفاء باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

مختصر یہ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور مبارک، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک ابتدائے کائنات سے ہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ابتدائے کائنات سے ہی سب کے لیے ضروری ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے صرف اسی کو اپنی رحمت اور فضل سے نوازا جس کے دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر تھی بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے دنیا اور آخرت کی تمام رحمتوں اور برکتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قاسم بنایا۔ حتیٰ کہ حضرات انبیاء کرام جو کہ تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں، ان کو بھی نبوت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنے کا عہد کرنے پر عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ان تمام حضرات انبیاء کرام سے اس بات کا عہد لیا جس کو ''میثاقِ انبیاء'' کہا جاتا ہے اور اس واقعہ کا ذکر جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے قرآنِ مجید میں ذکر فرمایا۔

اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یاد کرو وہ وقت) جب اللہ سبحانہ تقدس نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں تم کو کتاب و حکمت عطا کروں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس (سب سے

www.HaqWaliSarkar.com

عظمت والا) وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہ تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد (حمایت) کرنا۔ (اللہ سبحانہ تقدس نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب (انبیاء کرام) نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ سبحانہ تقدس نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ آل عمران۔ آیت 81،82)۔

لہٰذا تمام حضرات انبیاء کرام جب دنیا میں تشریف لائے تو وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت کو جانتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیر ان کے دلوں میں موجود تھی بلکہ یہ ان کے لیے ضروری تھا کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سے اہلِ ایمان کو روشناس کروائیں۔ اسی لیے تمام حضرات انبیاء کرام ہر اہلِ ایمان کو وحدانیت کی تبلیغ کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیر کی تبلیغ بھی لازمی فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرات انبیاء کرام پر اللہ سبحانہ تقدس نے جو کتابیں اور صحائف نازل فرمائے ان میں بھی بہت واضح طریقے سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت کا ذکر فرمایا تو جب بھی کوئی اہلِ ایمان آسمانی کتابوں اور صحائف کی تلاوت کرتا تھا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک ان کی زبان پر جاری ہوتا تھا کہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی (لقب یعنی بغیر کسی دنیاوی وسیلے کے صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی ذات سے پڑھے ہوئے) ہیں جن (کے اوصاف وکمالات) کو اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے (سورۃ

www.HaqWaliSarkar.com

الاعراف۔آیت 157)۔

اوران آسمانی کتابوں میں نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرمبارک تھا بلکہ ان آسمانی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے فضائل کا بھی ذکر تھااورانہی فضائل کو جاننے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعااورعرض کی کہ اے اللہ سبحانہ تقدس! مجھے بھی حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنادے۔لہٰذا تمام حضرات انبیاء کرام اوران کے تمام امتی حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیر دل میں رکھتے تھےاوران کی محفلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرمبارک ہوتا تھااورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیامیں آمدشریف کا تذکرہ بھی کیا جاتا تھا۔اس کے علاوہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعائیں بھی کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جنگوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے فتح مانگتے تھے۔قرآنِ مجید میں ارشادہے کہ

اوراس سے (یعنی حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے) پہلے وہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلے سے کافروں پرفتح مانگتے تھےتو جب تشریف لایاان کے پاس وہ جانا پہچانا تواس سے منکرہوبیٹھے تو اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت منکروں پر(سورۃ البقرۃ۔آیت89)۔

بس یہ بات واضح ہوئی کہ حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم وتوقیراورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرمبارک ایمان کے لیےلازمی ہےاورحضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات واضح طورپرارشادفرمائی کہ

تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاداورہرچیز سے بڑھ کرمحبوب نہ ہوجاؤں (بخاری)۔

مزید ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس

کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا۔ پہلی یہ کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں، دوسری یہ کہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کے لیے کسی سے محبت رکھے اور تیسری یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا ایسا ناپسندیدہ ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا ناپسندیدہ ہے (بخاری)۔

یعنی جس قدر زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں ہوگی اسی قدر ایمان بھی زیادہ ہوگا اور جب دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوگی تو ایمان کامل ہو جائے گا اور اسی طرح اگر دل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہوگا تو وہ ایمان سے بھی خالی ہوگا لہٰذا وہ ذاتِ اقدس جو تمام کائنات، تمام حضرات انبیاء کرام اور تمام فرشتوں سے افضل ہے اور جو اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب ہیں اور تمام کائنات کے لیے سراپا رحمت ہیں، ان کی اس دنیا میں تشریف آوری پر ہر اہلِ ایمان کے دل کا خوش ہونا ایک لازمی اور قدرتی عمل ہے اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا مسلمانوں پر اپنا احسان ارشاد فرماتا ہے کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ

بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 164)۔

اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم نے

آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (سورۃ الانبیآء۔آیت 107)۔

اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک میں (اللہ سبحانہ

تقدس کی جانب سے تمام کائنات کے لیے) رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔

جس کی اس دنیا میں تشریف آوری کو اللہ سبحانہ تقدس اپنا احسان ارشاد فرمائے اور جسے تمام کائنات کے لیے رحمت اور تحفہ بنا کر بھیجے تو بھلا ان کی دنیا میں تشریف آوری پر کون سا اہلِ ایمان خوش نہیں ہوگا اور شکر ادا نہیں کرے گا کیونکہ جو اللہ سبحانہ تقدس کی عطاؤں پر خوش نہیں ہوتا وہ اللہ سبحانہ تقدس کی ناشکری کرنے والا ہے۔قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورۃ ابراھیم۔آیت 7)۔

اور بندہ مومن تو اللہ سبحانہ تقدس کے تمام احسانات پر شکر ادا کرتا ہے اور اس کی جانب سے انعام و رحمت عطا ہونے پر خوشیاں مناتا ہے۔اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

فرما دیجئے کہ (یہ سب کچھ) اللہ سبحانہ تقدس کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں۔یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ

www.HaqWaliSarkar.com

جمع کرتے ہیں (سورۃ یونس۔ آیت58)۔

لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری پر خوش ہونا، اس پر شکر کرنا اور اس خوشی کا اظہار کرنا اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بہت ہی زیادہ محبوب ترین عمل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے فضل و کرم اور رحمتیں اور محبتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ صرف یہی نہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کے دن ہی خوشی منانا اور شکر کرنا چاہیے بلکہ پورا سال اور پوری زندگی اس عمل کو کرتے رہنا چاہیے اور پھر خاص طور پر بارہ ربیع الاول اور اس کے بعد ماہِ ربیع الاول میں اس کا خصوصی اہتمام کرنا بہت ہی زیادہ باعثِ برکت و رحمت ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی پیر کے دن کا روزہ بڑے اہتمام کے ساتھ رکھا کرتے تھے اس لیے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن تھا۔ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے پیر کے دن کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اس روز میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا (مسلم، بیہقی، نسائی، احمد)۔

جب اللہ سبحانہ تقدس کے کسی فضل و رحمت کی نسبت یا اس کے محبوب بندوں کی نسبت جن دنوں سے ہو تو ان دنوں کو یاد کرنا اور ان دنوں میں اظہارِ تشکر کے طور پر اس کا چرچا کرنا اللہ سبحانہ تقدس کو بہت محبوب عمل ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

(اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے)

ان (یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس

www.HaqWaliSarkar.com

دن زندہ اُٹھائے جائیں گے (سورۃ مریم ۔ آیت 15)۔

ایک اور جگہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ

اور (اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے) مجھ (عیسیٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ اُٹھایا جاؤں گا (سورۃ مریم ۔ آیت 33)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری پر شکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کی کیفیت کو بہتر کرنے کی کوشش کریں یعنی دل میں اس بات کی خوشی اور شکر پیدا ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ہمیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری تمام کائنات پر اللہ سبحانہ تقدس کا بہت ہی بڑا اور خاص احسان اور انعام واکرام ہے اور ظاہری طور پر یہ کہ زیادہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن وجمال اور اعلیٰ ترین کردار کا زیادہ سے زیادہ ذکر مبارک کریں اور سنیں اور زیادہ سے زیادہ مال اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کریں اور لوگوں کو کھانا کھلائیں اور زیادہ سے زیادہ اس نعمت یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا خوب ذکر اور چرچا کریں کیونکہ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (سورۃ الضحیٰ، آیت 11)۔

میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

www.HaqWaliSarkar.com

سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں کہ بلا شک وشبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ہے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

اس کے علاوہ یہ طریقہ بھی بہترین ہے کہ میلاد شریف کی محفلوں کا اہتمام ہو کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف کی عظیم نعمت کا شکر بھی ادا کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد شریف کی خوشی بھی منائی جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک بھی ہو جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت خوانی بھی ہو جاتی ہے، مال کا خرچ بھی ہو جاتا ہے اور لنگر شریف کا اہتمام بھی ہو جاتا ہے لہٰذا ہر شخص کوشش کرے کہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلوں میں شامل ہو اور کم از کم ایک چھوٹی سی محفل میلاد کا اپنے گھر میں بھی اہتمام کرے تاکہ گھر میں بھی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اس کے علاوہ بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ کئی لوگ مل کر ایک بڑی محفلِ پاک کا اہتمام کریں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی ایسے عمل سے سختی سے مکمل طور پر پرہیز کریں جس کی شریعت میں ممانعت ہے کیونکہ اگر میلاد النبی کی خوشی میں کوئی خلاف شرع عمل کریں گے تو میلاد شریف کی برکتوں اور رحمتوں سے محروم ہو جائیں گے لہٰذا عوام الناس کو بھی چاہیے کہ ایسی محفلوں یا اجتماع میں جانے سے بھی مکمل طور پر گریز کریں جن میں کوئی خلافِ شرع عمل کیا جاتا ہو۔

کسی ایسے دن کو ہر سال اہتمام کے ساتھ منایا جائے جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے کوئی نہایت ہی خاص انعام واکرام فرمایا ہو تو یہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ

www.HaqWaliSarkar.com

مبارکہ ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ یہودی یومِ عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے اس دن روزہ رکھنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ دن (ہمارے لیے) متبرک ہے کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی (کہ یہ ہمارا یومِ نجات ہے) پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے زیادہ موسیٰ (علیہ السلام) کا حق دار میں ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور (صحابہ کرام کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا (بخاری)۔

یعنی دس محرم کے دن اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم پر احسان فرمایا اور ان کو فرعون سے نجات دی تو شکرانے کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس محرم کے دن روزہ رکھا اور یہودی بھی اسی کی تقلید میں روزہ رکھتے تھے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا لیکن یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لیے دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ساتھ رکھنے کا حکم فرمایا یا پھر دسویں محرم کے ساتھ نویں اور گیارہویں دونوں روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لہٰذا جس دن اللہ سبحانہ تقدس نے سب سے بڑا احسان اور انعام واکرام فرمایا یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی تو اس دن کو سب سے زیادہ اہمیت اور خصوصیت کے ساتھ کیوں نہیں منانا چاہیے؟ لہٰذا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منانا اور اس کا اہتمام کرنا اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول حضورِ اقدس

www.HaqWaliSarkar.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے عین مطابق ہے اور اس دن ذکر اذکار کی محافل کا انعقاد کرنا جس میں اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کیا جائے اور خاص طور پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو نہایت ہی عمدہ ترین عمل اور نیکی ہے بلکہ پورا سال اور پوری زندگی اس عمل کو دہراتے رہنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ تقدس ہم پر اپنی رحمتیں فرمائے کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(صحابہ کرام کے) ایک حلقے کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے دین کی طرف جو ہماری رہنمائی کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے جو ہم پر احسان کیا ہے اس پر ہم اللہ سبحانہ تقدس کی حمد بیان کرنے کے لیے اور اللہ سبحانہ تقدس سے دعا کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے قسم اس لیے نہیں لی کہ میں تم پر کوئی الزام لگا رہا ہوں بلکہ ابھی جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ سبحانہ تقدس تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے (نسائی)۔

اور میرے مرشدِ اکمل خواجہ جی حق ولی سرکار کا فرمان عالی شان ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نسبتِ مبارکہ بلکہ حضرات اولیاء کرام کی نسبت سے بھی کسی محفل یا اجتماع کا انعقاد کرنا اللہ سبحانہ تقدس کے کرم کو مدعو کرنے کا اور خصوصی رحمت حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے

لیکن یہ فیوض و برکات تب حاصل ہوں گے جب شریعت کے احکامات کے مطابق ان اعمال کو ادا کیا جائے۔

یاد رکھیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد شریف کی خوشی منانے پر جو انعام و اکرام اللہ سبحانہ تقدس عطا فرماتا ہے وہ بیان سے باہر ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ابولہب کے

مرنے کے بعد اس کے اہلِ خانہ میں سے کسی نے اسے بہت برے حال میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ کیسے ہو؟ ابولہب نے کہا میں سخت عذاب میں ہوں اور کبھی بھی اس سے چھٹکارا نہیں ملتا ہاں (اس عمل کی جزا کے طور پر) مجھے کچھ سیراب کیا جاتا ہے کہ میں نے (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا (بخاری)۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عذاب میں کمی کی وجہ یہ تھی کہ پیر کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور ثویبہ نے ابولہب کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اس خوشی میں اسی وقت ثویبہ کو آزاد کر دیا جو کہ ابولہب کی لونڈی تھی۔

ابولہب جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چچا تھا جب اس کو اس کی لونڈی ثویبہ نے آ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اپنے بھتیجے یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کی خبر سنی تو بہت خوش ہوا اور اسی خوشی میں اس نے اپنی لونڈی جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خبر لے کر آئی اس کو آزاد کر دیا لیکن ابولہب نے اسلام قبول نہ کیا اور وہ بدترین کافر تھا جس کی مذمت میں قرآنِ مجید کی سورت بھی نازل ہوئی لیکن پھر بھی اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی کرنے کی وجہ سے عذاب میں

کمی ملتی ہے۔ اب خود سوچیے کہ جو مسلمان ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہو اگر وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی پورے اخلاص اور دل کی کیفیت کے ساتھ خوشی منائے گا تو وہ کس قدر زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتوں کو حاصل کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دنیا اور آخرت میں کامیابی پائے گا۔

ائمہ اور محدثین کے اقوال

تمام ائمہ اور محدثین کے نزدیک میلاد شریف منانا اور اس کا اہتمام کرنا بہت ہی زیادہ فیوض و برکات والا عمل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی اور رحمتوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں پر صرف چند ایک کے اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا جو صحیحین سے ثابت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہود کو عاشورہ (دس محرم) کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر انہوں نے کہا کہ اس دن اللہ سبحانہ تقدس نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی لہٰذا ہم اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم موسیٰ (علیہ السلام) کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود بھی عاشورہ کے روزے کا اہتمام فرمایا اور صحابہ کرام کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا کہ کسی مقررہ دن میں اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے کسی احسان وانعام کے

عطا ہونے پر یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر بجالانا چاہیے اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا بھی مناسب تر ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس کا شکر نماز وسجدہ، روزہ، صدقہ وتلاوتِ قرآن مجید اور دیگر عبادات کے ذریعے بجالایا جاسکتا ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر اللہ سبحانہ تقدس کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہو سکتی ہے؟ لہٰذا اس لیے اس دن ضرور سجدہ شکر بجالانا چاہیے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآنِ مجید میں مذمت نازل ہوئی کہ اس کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر یہ جزا (عذاب میں کمی) دی جاتی ہے تو اس توحید پرست مسلمان امتی کی جزا کا کیا حال ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض کہ مشرق سے مغرب تک تمام لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محفلیں منعقد کرتے آئیں ہیں اور جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی اور ذکرِ میلاد کرنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں جس سے بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت میلاد کے موقع پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کے لئے دلیل اور سند ہے کہ ابولہب جس کی مذمت میں قرآنِ مجید کی سورت نازل ہوئی جب وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں کمی حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کا کیا مقام ہوگا جس کے دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہو اور پھر وہ ایسے موقع پر خوشی کا اظہار کرے۔

ہاں لیکن عوام کی ایجاد کردہ بدعات مثلاً ناچ گانے یا خلافِ شرع امور سے بچنا ضروری

www.HaqWaliSarkar.com

ہے کیونکہ ان کے ذریعے انسان میلاد شریف کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے مسلمانوں کا یہ دستور ہے کہ ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور صدقات وخیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں اور اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔

امام محمد بن یوسف الصالحی والشامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جہاں تک میلاد شریف کے دن اعمالِ صالحہ کا تعلق ہے تو اس روز ہر وہ فعل اور عمل انجام دیا جائے جس سے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں شکر کا اظہار ہو مثلاً تلاوتِ قرآنِ مجید، فقرا و مساکین کو کھانا کھلانا، صدقات وخیرات کرنا، محفلِ نعت کا انعقاد کرنا اور ایسے واقعات سنانا جو دلوں کو آخرت اور اعمالِ حسنہ کی طرف مائل کرے۔

امام جلال الدین کتانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن بڑا ہی مقدس، بابرکت اور قابلِ تکریم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر ایک مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منائے تو نجات اور سعادت حاصل کر لیتا ہے، اس لیے اس موقع پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا اور اپنی مالی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ اہتمام کرنا بہت ہی مناسب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ گرامی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ میں ہر سال حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال مال کی تنگی کی وجہ سے کھانے کا اہتمام نہ کر سکا مگر میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد شریف کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ رات کو میں نے

خواب میں دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش وخرم تشریف فرما ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن ایک ایسی میلاد کی محفل میں شامل ہوا جس میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کررہے تھے اور وہ واقعات بیان کررہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار وتجلیات کی بارش شروع ہوگئی۔ میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوارِ ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہورہا تھا۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ دنیا کے کونے کونے اور مختلف ممالک میں بسنے والے تمام اہلِ اسلام ہمیشہ سے ربیع الاول کے مہینے میں میلاد شریف کی یاد مناتے ہیں۔ اس موقع پر وہ تمام نیک کام کرتے آئے ہیں جو خوشی، نیکی اور محبت کا مظہر ہوتے ہیں اور صدقات وخیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کرتے ہیں جن کی برکات ان پر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعثت کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا عقیقہ خود کیا۔ میں کہتا ہوں کہ میرے لیے اس حدیث کی ایک اور اصل بھی ظاہر ہوئی ہے جسے امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ بعثت کے بعد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی طرف سے ایک عقیقہ خود کیا اور اس کے ساتھ یہ روایت بھی ہے کہ حضورِ

www.HaqWaliSarkar.com

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے ساتویں دن عقیقہ کیا حالانکہ عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا۔ لہذا اس قول میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ عقیقہ جسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا یہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت اللعالمین بنا کر معبوث کرنے پر اظہارِ تشکر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے باعثِ شرف ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے۔ لہذا ہمارے لیے یہ مستحب ہے کہ ہم اظہارِ تشکر کے طور پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے روز مسلمانوں کا اجتماعِ عام منعقد کیا کریں، کھانا کھلائیں اور اس طرح کی دیگر تقریبات کا اہتمام کریں اور خوشیوں کا اظہار کیا کریں۔

امام شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگا کہ آگ میں جل رہا ہوں لیکن ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف (کمی) کر دی جاتی ہے اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہر پیر کے دن میری ان دو انگلیوں کے درمیان پانی نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ عذاب کی کمی میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوشخبری دی۔ جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ جس کے بارے میں قرآنِ مجید میں مذمت نازل ہوئی کہ پیر کی رات اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے تو پھر اس توحید پرست امتی کا کیا حال ہوگا جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرے اور حسبِ طاقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی عمر کی قسم! بے شک اس کی جزا

www.HaqWaliSarkar.com

اللہ سبحانہ تقدس ضرور دے گا اور اپنے فضل وکرم سے اسے جنت کی نعمتوں میں داخل کرے گا۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں میلاد شریف کی محفلوں کا اہتمام کرتے آئے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں اور صدقات وخیرات کرتے ہیں، اظہارِ مسرت کرتے ہیں، نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد شریف کے چرچے کیے جاتے ہیں۔ یوں ہر مسلمان میلاد شریف کی برکات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ لوگ ماہِ میلادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اجتماعات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات وخیرات دیتے ہیں اور خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں، نیکیاں کثرت سے کرتے ہیں اور مولود شریف کے واقعات پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں اس کی خصوصی برکات اور بے پناہ فضل وکرم ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

ولادت باسعادت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والد محترم کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ محترمہ کا نام حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا تھا۔ آپ کے والد محترم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے چھ ماہ قبل ہی پردہ فرما گئے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت بارہ ربیع الاول کو پیر کے روز صبح صادق کے وقت ہوئی۔ دنیا میں رونما ہونے والے واقعات سے

www.HaqWaliSarkar.com

تمام اہلِ علم اس بات کو جان گئے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری ہو چکی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد شریف کی خوشی منانے کا خود اہتمام فرمایا اور تمام مخلوقات اور عرش والوں کو اس خوشی منانے میں شریک فرمایا۔ اس طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا اللہ سبحانہ تقدس کی سنت قرار پایا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر جو واقعات رونما ہوئے ان میں سے چند یہ ہیں۔

1. اللہ سبحانہ تقدس نے پوری زمین کو نور سے روشن فرمایا اور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس نور کو دیکھا اور اس نور کی برکت سے شام کے محلات تک دیکھ لیے۔
2. مشرق اور مغرب اور کعبہ کی چھت پر فرشتوں نے پرچم نصب کیے۔
3. ستر ہزار حورانِ بہشت کو استقبال کے لیے نیچے فضا میں اتارا گیا اور بعض کو حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر مامور کیا گیا۔
4. فرشتوں اور جنت کے پرندوں کو بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے استقبال کے لیے مامور کیا گیا اور وہ سب ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے۔
5. وقتِ ولادت حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو جنت کا مشروب پلایا گیا۔
6. شبِ ولادت قریش مکہ کے جانوروں کو زبان دی گئی اور وہ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے۔
7. وقتِ ولادت پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہو گئیں اور دریاؤں اور سمندروں کی سطح کچھ اونچی ہو گئی اور ولادت کے دن سورج کو بھی نور سے نوازا گیا۔
8. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ سبحانہ تقدس نے پورا

www.HaqWaliSarkar.com

سال تمام عرب کی عورتوں کو صرف بیٹے عطا فرمائے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سال کوئی بھی عرب کے جاہلانہ اور ظالم دستور کے مطابق بیٹیوں کو قتل یا زندہ دفن نہ کرے۔

9 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں قحط کو دور کر دیا گیا اور عرب کے تمام درخت پھل دار ہو گئے اور کھیت ہرے بھرے ہو گئے۔

10 شبِ ولادت اللہ سبحانہ تقدس نے آسمانوں پر زبرجد اور یاقوت کے مینار بنا کر روشن فرمائے جن کو شبِ معراج خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں شبِ ولادت سے روشن ہیں۔

11 شبِ ولادت اللہ سبحانہ تقدس نے جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پر مشکِ اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اگائے اور ان کو پھلوں سے لادا گیا اور ان کی خوشبو کو اہلِ جنت کیلئے بخور بنایا۔

12 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی برکت سے کعبہ کے اندر پڑے ہوئے تین سو ساٹھ بت خود بخود ٹوٹ کر گر پڑے اور کعبہ شریف پر تین دن تک لرزہ طاری رہا اور کعبہ شریف میں سے یہ آواز سنائی دیتی رہی کہ اب اللہ سبحانہ تقدس میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے اور اب اللہ سبحانہ تقدس مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا۔

13 کسریٰ ایران کے محل پر اتنا شدید زلزلہ آیا کہ اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔

14 فارس کا مشہور آتش کدہ جس کی آگ ہزار برس سے روشن تھی وہ خود بخود بجھ گئی۔

15 دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور شیطان ملعون کو ستر طوقوں میں جکڑ کر بحرِ عمیق میں اُلٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذرّیات اور سرکش جنوں کو بھی پابندِ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔

www.HaqWaliSarkar.com

16 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے شیاطین آسمانوں تک چلے جاتے تھے اور وہاں سے کان لگا کر فرشتوں کی باتیں سن لیتے تھے لیکن شبِ ولادت سے شیاطین کا ہمیشہ کیلئے تمام آسمانوں پر جانا روک دیا گیا یعنی کوئی شیطان اب پہلے آسمان تک بھی نہیں جاسکتا۔

احادیثِ مبارکہ

1 میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں اور میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا (خصائص الکبریٰ)۔ 2 میں نکاح کے ذریعے ظاہر ہوا اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک پورے سلسلہ نسل نے تخلیق اولاد میں بُرا طریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ عہدِ جاہلیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا (طبرانی)۔ 3 میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے اور اللہ سبحانہ تقدس ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے تو مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا گیا (الدر المنثور، دلائل النبوۃ)۔ 4 اللہ سبحانہ تقدس نے مخلوق بنائی تو مجھے اس کے دو حصوں میں سے بہتر حصے میں رکھا، پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر گھر اور خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں پیدا کیا، چنانچہ میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے بہتر ہے (ترمذی)۔ 5 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول ہیں۔

www.HaqWaliSarkar.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں اور جان لو کہ بے شک اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے اپنی بہترین مخلوق (بنی نوع انسان) میں پیدا فرمایا اور پھر ان میں دو گروہ (عرب وعجم) بنائے تو مجھے ان دو میں سے بہترین گروہ (عربوں) میں پیدا کیا اور پھر اس نے ان کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا کیا اور پھر ان میں خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ (بنو ہاشم) میں پیدا کیا۔ پس جان لو کہ میں تم میں سے گھرانے اور نسب دونوں حوالوں سے بہترین ہوں (احمد، معجم الکبیر، حاکم)۔ 6 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ولادت سے قبل میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور ظاہر ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (طبرانی)۔ 7 حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کا پتہ اس طرح چلا کہ اس رات قریش کا ہر جانور گویا ہو گیا کہ اسے زبان مل گئی اور وہ بولنے لگا کہ رب کعبہ کی قسم! اللہ سبحانہ تقدس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں جلوہ گر ہو گئے ہیں اور وہ دنیا کے لیے امان اور کائنات کے لیے سراج منیر (چمکا دینے والا روشن آفتاب) ہیں۔ قبائل عرب میں جو کاہن عورتیں تھیں ان کے مسخر جنات اس رات ان کے پاس آنے سے قاصر ہو گئے، کاہنوں کا علم چھین لیا گیا، دنیا بھر کے بادشاہوں کے تخت الٹ دیئے گئے اور وہ خود گونگے ہو گئے کہ اس روز وہ بات تک نہ کر سکے، بشارات دینے کے لیے مشرق کے جانور مغرب کی طرف دوڑے، اسی طرح سمندر کی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی، زمین وآسمان میں ندا دی گئی کہ خوش ہو جاؤ کہ برکتوں اور

www.HaqWaliSarkar.com

رحمتوں والے ابوالقاسم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کا وقت قریب آ گیا ہے (سیرۃ الرسول)۔ 8 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے بطن اطہر میں قرار پذیر ہوا تو مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں اس امت کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرار پذیر ہیں اور جب یہ اس دنیا میں تشریف لائیں تو انہیں یوں پڑھ کر دم کرنا کہ میں اللہ واحد سے ان کے لیے ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگتی ہوں اور پھر ان کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھنا (شرح سیرت ابن ھشام)۔ 9 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے بطن اطہر میں قرار پذیر ہوئے تو مجھے کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کر رکھی تھیں اور صرف شہادت کی انگلی سے یوں اشارہ فرما رہے تھے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کی تسبیح بیان فرما رہے ہوں (شرح سیرت ابن ھشام)۔ 10 جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالمطلب کی طرف پیغام بھیجا۔ حضرت عبدالمطلب تشریف لائے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خانہ کعبہ میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے اللہ سبحانہ تقدس سے دعا مانگی اور پھر اس نعمت خداوندی پر اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر واپس گھر لا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ کے سپرد کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دائی کا انتظام کرنے لگے (شرح سیرت ابن ھشام)۔

11 حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ تقدس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیکر بشری کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا کہ ایسی مٹی

میرے پاس لے آؤ جو میرے محبوبِ پاک کے جسم اقدس اور جسدِ اطہر کی تخلیق کے لائق ہو تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امر خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا، جنت کی لہروں میں اسے دھویا گیا اور پھر نورِ نبوت اس میں رکھ کر اس کو عرش و کرسی، لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ پھرایا گیا تا کہ ہر شے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف و کمال کو پہچان لے۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا گیا جو کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے کہا گیا کہ اے آدم (علیہ السلام)! یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ پھر حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس کی طرف منتقل ہو گیا، وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا بنے۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورانور یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ تمہاری پشت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ہے اسے پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور ٹھکانہ نہ بن سکے گا۔ سو یہ وصیت نسل در نسل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا یہاں تک کہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی

www.HaqWaliSarkar.com

پشت مبارک تک آن پہنچا (سیرۃ الرسول)۔ 12 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سونے اور جاگنے کی درمیانی کیفیت تھی کہ کوئی آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ اس امت کے سردار اور اس کے نبی کی والدہ بننے والی ہیں (طبقات ابن سعد)۔ 13 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے ہدایت کی کہ جب ان (یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ولادت ہو جائے تو ان کا نام ''محمد'' رکھنا (خصائص الکبریٰ)۔ 14 حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات میں حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نور پاتی اور محسوس کرتی جیسے کہ ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ایک نور برآمد ہوا جس سے ہر چیز روشن ہو گئی یہاں تک کہ میں نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی (بیہقی، طبرانی)۔ 15 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کھجور کی طرح لمبی خواتین کو دیکھا جیسے قبیلہ عبد مناف کی عورتیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنے گھیرے میں لے لیا اور میں نے ان سے زیادہ روشن چہرے والی خوبصورت عورتیں کبھی نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک آگے بڑھی تو میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا دی۔ پھر دوسری آگے بڑھی اور اس نے پینے کیلئے ایک پاکیزہ مشروب پیش کیا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور بڑے پیار سے بولی کہ پی لو تو میں نے اسے پی لیا۔ دوسری بولی اور پیو، میں نے اور پیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پوچھنے پر ان خوبصورت عورتوں نے مجھے بتایا

کہ وہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کے ساتھ جنتی حوریں ہیں (سیرۃ الرسول)۔ 16 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں حاملہ ہوئی تو میں نے وضع حمل تک کسی قسم کی گرانی اور تکلیف محسوس نہ کی، پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا جس سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی اور اس کے بعد مٹھی میں مٹی کو لے کر سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا (خصائص الکبریٰ)۔ 17

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شبِ ولادت جب مجھ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے ایک نور دیکھا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے اور میں نے ان (شام کے محلوں) کو دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ 18 حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبِ ولادت آئی تو کسریٰ ایران کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا آتش کدہ جو کہ ایران میں تھا وہ بجھ گیا جس کی آگ ہزار سال سے زائد عرصہ سے جل رہی تھی اور دریائے ساوہ خشک ہوگیا (خصائص الکبریٰ)۔ 19 حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا وقت آیا اور مجھے وہ کیفیت لاحق ہوئی جو وضع حمل کے وقت عورتوں کی ہوتی ہے اور گھر کے افراد کو معلوم نہ ہوا تھا کہ اچانک میں نے ایک ہیبت ناک آواز کو سنا جس کی وجہ سے میں خوف زدہ ہوگئی۔ اس کے بعد ایک عجیب چیز جس کو میں سفید پرندے کے بازو سے تشبیہ دے سکتی ہوں نمودار ہوئی اور اس نے میرے دل کو ملا جس سے وہ خوف و ہراس اور وہ جو تکلیف دے سکتی تھی اور میں اسے

www.HaqWaliSarkar.com

پاتی تھی دور ہوگئی۔ پھر میں نے رخ پھیر کر دیکھا تو ایک دودھ کا پیالہ نمودار ہوا، مجھے پیاس تھی میں نے اسے پی لیا اور پھر مجھ سے ایک نور بلند ہو کر چمکا۔ اس کے بعد میں نے چند ایسی دراز قد عورتوں کو دیکھا جیسے کہ وہ قبیلہ عبد مناف کی بیٹیاں ہوں، انہوں نے مجھے اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔ میں اس پر تعجب ہی کر رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کے درمیان سفید فرش بچھایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس نومولود کو لوگوں کی آنکھوں سے بچاؤ۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ مرد فضا میں اپنے ہاتھوں میں چاندی کے برتن لئے کھڑے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ پرندوں کی ایک ٹکڑی میرے روبرو آئی اور پھر انہوں نے میری گود کو ڈھانپ لیا۔ ان پرندوں کی چونچ زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے۔ اس وقت اللہ سبحانہ تقدس نے میری آنکھوں سے حجابات بالکل دور فرما دیے۔ میں نے اس وقت دنیا کے مشارق و مغارب کا معائنہ کیا، میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ اس وقت مجھے دردِزہ ہوا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ ولادت کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں ہیں اور انگلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی گریہ وزاری کرنے والا اٹھاتا ہے۔ پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی طرف سے آ رہا تھا یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے روپوش کر لیا اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ پھر میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو زمین کے مشرق و مغرب میں لے جاؤ اور سمندروں کی سیر کراؤ تاکہ وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی، اوصاف گرامی اور صورت گرامی کو پہچان لیں اور جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اور نام نامی ''ماحی'' رقم کیا

www.HaqWaliSarkar.com

گیا ہے کیونکہ شرک اور اس کے لوازمات واسباب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مٹا دیا جائے گا۔ پھر وہ ابر جلد ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ گیا، اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے سبز حریر کا بچھونا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدار موتیوں کی تین کنجیاں ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں۔ اس وقت کہنے والے نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلبہ، نصرت اور نبوت کی کنجیاں دستِ مبارک میں لے رکھی ہیں۔ اس کے بعد ایک اور ابر سامنے آیا اور اس میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے بازوؤں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں یہاں تک کہ اس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے پوشیدہ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے منادی کو ندا کرتے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب اور انبیاء کرام کی جائے پیدائش پر لے جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جن وانس اور وحوش وطیور کی روحوں کو پیش کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی صفاء، حضرت نوح علیہ السلام کی رقت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلعت، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت یعقوب علیہ السلام کی مسرت، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور تمام انبیاء کرام کے اخلاق حمیدہ اور فضائل جلیلہ سے آراستہ کر دو۔ اس کے بعد وہ ابر چھٹ گیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لپٹے ہوئے سفید حریر کو تھامے ہوئے تھے، پھر کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ خوشی ہے خوشی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام دنیا کو تھامے رکھا ہے اور کوئی مخلوق نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ نبوت سے باہر ہو۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تین افراد ہیں، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت اور تیسرے کے ہاتھ میں

سفید حریر تھا۔ اس نے اس حریر کا سرا کھولا اور ایک انگوٹھی نکالی جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں، پھر اس آفتابے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سات مرتبہ غسل دیا اور دونوں شانوں کے درمیان اس انگشتری سے مہر لگائی اور حریر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لپیٹ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اٹھایا اور کچھ دیر اپنے بازوؤں میں رکھ کر میری طرف بڑھا دیا (خصائص الکبریٰ)۔ 20 حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو اللہ سبحانہ تقدس نے حکم دیا کہ آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کا ارتقاع بڑھ گیا، سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانی تیز ہوگئی۔ شیطان ملعون کو ستر طوقوں میں جکڑ کر بحرِ عمیق میں الٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذرّیات اور سرکش جنوں کو پابند زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔ آفتابِ عالم کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں خلا میں ان کے گرد مقرر کی گئیں جو کہ ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتظار کر رہی تھیں اور اس سال سارے جہان کی عورتوں کیلئے بحرمتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہ تقدس نے حکم دیا کہ اولادِ نرینہ سے حاملہ ہوں اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا اور دور دراز علاقوں میں عافیت اور امن تھا، جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں برسنے لگیں۔ ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں اور سارے جہان نزہت و نور سے معمور ہو گئے۔ ملائکہ آپس میں مبارکبا د دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور ولادتِ باسعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا۔ آسمانوں میں یہ ستون مشہور و معروف ہیں اور معراج کے سفرِ آسمانی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری

ولادت کی خوشی میں قائم کیے گئے۔ جس رات میں سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت ہوئی اللہ سبحانہ تقدس نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشکِ اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہلِ جنت کے لیے بخور بنایا۔ اس روز تمام آسمان والے اللہ سبحانہ تقدس سے سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور تمام بُت اوندھے گر پڑے لیکن لات اور عزیٰ کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے مقامات سے بحکم رب اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے کہ قریش کا بھلا ہو کہ ان کے یہاں امین آ گئے ہیں اور ان میں صدیق تشریف لے آئے ہیں اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔ بیت اللہ شریف کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں تک لوگوں نے اس میں سے یہ آواز سنی کہ اللہ سبحانہ تقدس میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے، اب اللہ سبحانہ تقدس مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا اور تین شب و روز تک بیت اللہ شریف پر لرزہ طاری رہا (خصائص الکبریٰ)۔ 21 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا محترم حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں کہ جس رات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی میں اس رات کعبہ شریف میں تھا۔ میں نے بتوں کو دیکھا کہ سب بت اپنی اپنی جگہ سے سر بسجود سر کے بل گر پڑے ہیں اور کعبہ کی دیوار سے یہ آواز آ رہی ہے کہ مصطفیٰ مختار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پیدا ہو گئے ہیں، ان کے ہاتھوں سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہو گا اور وہ اللہ سبحانہ تقدس کی عبادت کا حکم دیں گے جو حقیقی بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے (السیرۃ النبویۃ، ضیاء النبی)۔ 22 حضرت عبد المطلب بیان کرتے تھے کہ میں حجر میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے ڈرایا اور میں گھبرا کر اٹھا۔ میں قریش کی ایک کاہنہ کے پاس گیا کہ مجھ پر ریشمی دھاری دار چادر تھی اور میری

www.HaqWaliSarkar.com

زلفیں میرے کندھوں تک لٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے اس کاہنہ سے کہا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ گویا کہ ایک درخت اگا ہے جس کی چوٹی آسمان تک پہنچی ہوئی ہے، اس کی شاخیں مشرق تا مغرب پھیلی ہوئی تھیں، میں نے کوئی نور اس کے نور سے زیادہ روشن نہ دیکھا کہ وہ سورج سے ستر گنا زیادہ ضوفشاں تھا اور میں نے عرب وعجم کو اس کے سامنے سجدہ ریز دیکھا اور وہ ہر لمحہ بڑھتا جارہا تھا کہ اس کی عظمت، نور اور بلندی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ ایک لمحہ وہ غائب ہوجاتا اور پھر دوسرے لمحہ میں وہ ظاہر ہوجاتا تھا۔ میں نے قریش کے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ اس کی شاخوں کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے اور میں نے ایک دوسرے گروہ کو دیکھا کہ وہ اسے کاٹنے کی کوشش کررہے تھے۔ وہ لوگ اس درخت کے قریب ہوئے تو انہیں ایک خوبصورت جوان نے پکڑ لیا اور میں نے اتنا حسین جوان آج تک نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اتنی عمدہ خوشبو سونگھی تھی، اس جوان نے اس گروہ کی کمریں توڑ دیں اور ان کی آنکھیں اکھیڑ پھینکیں۔ میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ اس درخت کو پکڑ لوں لیکن میں یوں نہ کرسکا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے حصہ میں ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ ان لوگوں کے نصیب میں ہے جو اس درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور وہ تم سے سبقت لے گئے ہیں، پھر میں گھبرا کر جاگ گیا۔ میں نے دیکھا کہ میری خواب سن کر اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور اس نے کہا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو پھر تمہاری صلب (نسل) میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو مشرق ومغرب کا مالک بنے گا اور لوگ اس کا دین اختیار کریں گے۔ حضرت عبدالمطلب نے ابوطالب سے فرمایا کہ شاید تم اس بچے کے چچا بنو۔ ابوطالب یہ خواب بیان کرتے تھے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوچکے تھے اور وہ کہتے تھے کہ وہ درخت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا کہ کیا

www.HaqWaliSarkar.com

آپ ایمان نہیں لائیں گے؟ تو وہ کہتے تھے کہ گالی (لوگوں کی مخالفت) اور شرم کی وجہ سے (سبل الھدیٰ والرشاد)۔ 23 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قریش اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک نور تھا، وہ نور تسبیح بیان کرتا تھا اور فرشتے اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح بیان کرتے تھے۔ پس جب اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو اس کی صلب (پشت) میں رکھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے مجھے زمین کی طرف صلب آدم علیہ السلام میں اتارا اور مجھے صلب نوح علیہ السلام میں رکھا اور صلب ابراہیم علیہ السلام میں آگ میں پھینکا اور پھر مجھے معزز اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی طرف منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے والدین کے مابین نکالا جو کبھی بھی بدکاری پر اکٹھے نہیں ہوئے (سیرت حلبیہ)۔ 24 حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تورات میں دیکھا کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت سے آگاہ فرمایا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وہ نشانی بتادی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ وہ ستارہ جو تمہارے نزدیک فلاں نام سے مشہور ہے جب اپنی جگہ سے حرکت کرے گا تو وہ وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ہوگا اور یہ بات بنی اسرائیل میں ایسی عام تھی کہ علماء ایک دوسرے کو بتاتے تھے اور اپنی آنے والی نسل کو اس سے خبردار کرتے تھے (ضیاء النبی)۔ 25 حضرت ابوسعید مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن میں بنو عبدالاشہل کے پاس آیا تھا تاکہ ان سے بات چیت کروں۔ میں نے یوشع یہودی کو سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے، جن کا نام نامی احمد ہوگا اور

www.HaqWaliSarkar.com

ان کا ظہور حرم پاک سے ہوگا۔ان سے پوچھا گیا کہ ان کا حلیہ کیا ہوگا؟اس نے کہا کہ ان کا قد نہ لمبا ہوگا اور نہ چھوٹا ہوگا، ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی، وہ چادر اوڑھیں گے، دراز گوش پر سواری کریں گے، ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔ میں اپنی قوم میں واپس گیا اور میں اس بات پر تعجب کر رہا تھا کہ ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ یہ صرف یوشع یہودی ہی نہیں کہتا بلکہ سارے یہودی اسی طرح کہتے ہیں۔ میں بنو قریظہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ ایک جگہ جمع تھے اور وہ بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ زبیر بن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو چکا ہے جو کسی نبی کے ظہور کے وقت طلوع ہوتا ہے اور انبیاء کرام میں سے صرف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی باقی رہ گئے ہیں اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے (سبل الھدیٰ والرشاد)۔ 26 حضرت سعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میری قوم کے قابل اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ میں چھ یا سات برس کا بچہ تھا اور میری کیفیت یہ تھی کہ میں جو سنتا تھا اسے یاد رکھ سکتا تھا۔ میں نے ایک یہودی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور وہ مدینہ شریف کے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے گروہ یہود! اے گروہ یہود! جب یہودی اس کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے پوچھا کہ تیرے لئے ہلاکت ہو کہ تو نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ اس نے کہا آج رات وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کی شب طلوع ہونا تھا (شرح سیرت ابن ھشام)۔ 27 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی مکہ میں رہتا تھا اور یہاں ہی تجارت کرتا تھا۔ جس رات حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی تو اس یہودی نے کہا کہ اے قریشیو! اس رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے

www.HaqWaliSarkar.com

جس کے کندھوں کے درمیان علامت ہے اور اس علامت میں متواتر بال ہیں گویا وہ گھوڑے کی کلغی کی طرح ہیں۔ قریش اس یہودی کو لے کر گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اپنے صاحبزادے کو باہر لے آؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہر لائیں تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک سے کپڑا ہٹا کر دیکھا اور جونہی اس یہودی کی نظر اس مہر نبوت پر پڑی تو وہ غش کھا کر گر گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا ہوا؟ اس یہودی نے کہا کہ قسم بخدا نبوت کا سلسلہ بنی اسرائیل سے نکل گیا ہے (حاکم)۔ 28 عمیصا نامی راہب اہل مکہ کو کہا کرتا تھا کہ اے اہل مکہ! قریب ہی تمہارے خاندان میں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے کہ عرب جس کی اطاعت کریں گے اور وہ عجم کا مالک ہوگا اور یہی زمانہ اس کی آمد کا ہے۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا محترم حضرت عبدالمطلب کو کہا کہ وہ بچہ تمہارے خاندان میں پیدا ہو چکا ہے جس کے متعلق میں تم سے گفتگو کرتا رہتا تھا (المواھب اللدنیہ)۔

حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ اس بات پر ہوئے (متفق علیہ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

المدد جَلَّ جَلَالُہٗ یا حق اللہ — اے میرے اللہ — المدد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یارسول اللہ

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت ونسبت عطا فرما۔ ہر حال میں اور ہر دم عبادت و ذکر اور صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تقویٰ و توکل اور حسنِ اخلاق کی دولت عطا فرما۔ تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جِنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرما اور ہم سب کو آخرت میں اپنے فضل و کرم اور حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت سے فیض یاب فرما۔ آمین! ثم آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ وَالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ

اے تمام حضرات انبیاء کرام کے سردار اور تمام حضرات انبیاء کرام پر مہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام حضرات انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام آلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حضرات صحابہ کرام پر اور تمام حضرات اولیاء کرام پر اور تمام نیک لوگوں پر درود اور سلام ہو۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ
شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء

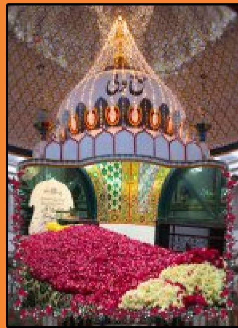

بانیِ تنظیم

نعرہ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفٰی

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

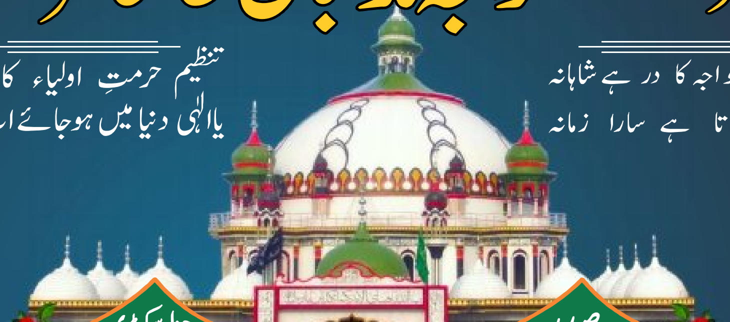

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض و مقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر: حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com
Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial